© rasailojaraid.com

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

وآتو الزکوۃ............زکوۃ کے جدید مسائل

زکوۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ چونکہ ماہ رمضان المبارک میں نیکیوں کا ثواب عام دنوں کی بنسبت زیادہ ملتا ہے اس لئے ماہ صیام میں یہ فریضہ مسلمانان عالم بکثرت ادا کرتے ہیں، یہ کیسی مزے کی بات ہے کہ تمام عبادات کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے مگر اس رب کریم کا احسان دیکھئے کہ خود ہی توفیق ارزانی فرما کر اس پر اجر بھی عطا فرماتا ہے۔ مال اللہ کے فضل سے ملتا ہے اور اس مال میں سے زکوۃ ادا کرنے پر اجر بھی اللہ تعالی عطا فرماتے ہیں حالانکہ بندے نے اپنے پاس سے تو کچھ نہیں دیا جو دیا وہ مالک کا عطا کردہ تھا مگر اس پر اجر، یہ اس کی بندوں پر شفقت وعنایت کا ایک بے مثل وبے مثال مظہر ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی اللہ رب العزت نے صاحب نصاب لوگوں پر فرض کی ہے، زکوۃ ادا کرتے ہوئے انسان کسی انسان پر کوئی احسان نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہو رہا ہوتا ہے اور اس کا وہ حق اسے دے رہا ہوتا ہے جو اللہ نے اس کے مال میں رکھا ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے وفی اموالہم حق معلوم للسائل والمحروم......اب اگر کوئی شخص زکوۃ ادا کر کے کسی پر احسان جتلائے گا تو یہ موجب گناہ ہوگا کیونکہ اس نے تو اللہ کے حکم کی بجا آوری کے طور پر اپنے مال سے وہ حصہ الگ کر کے محروم اور سائل کو دیا جو نہی کا تھا اس کا اپنا تھا ہی نہیں تو احسان جتلانا کیسا؟

آج کل ایک سوال زکوۃ کے حوالہ سے عام ہے اور ان حلقوں سے آیا ہے جو اپنوں سے زیادہ غیروں کے وفادار اور اغیار کے خیر خواہ ہیں، کہ غیر مسلم کو زکوۃ کیوں نہیں دی جا سکتی جبکہ قرآن میں تو زکوۃ کے مستحقین کا ذکر عمومی ہے اس میں مسلم یا کافر کی قید نہیں اور بطور دلیل یہ آیت پیش کرتے ہیں **انما الصدقات للفقراء والمساکین**............**الخ**، مگر وہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اسلام میں عمل کے میدان میں صرف قرآن نہیں بلکہ قرآن وسنت ہمارے لئے واجب الاتباع ہیں اور سنت میں یہ بات واضح طور پر بتائی گئی ہے کہ اموال زکوۃ وصدقات مسلمان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امیروں سے وصول کر کے مسلمان فقیروں میں تقسیم کئے جائیں گے (**تؤخذ من اغنیاء هم وترد علی فقراء هم**) ۔اسی لئے عہد رسالتمآب ﷺ سے آج تک مسلمانوں کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ نہ تو غیر مسلموں سے زکوۃ وصول کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں ادا کرتے ہیں ۔غیر مسلموں سے محبت کے اظہار کے طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ بے چارے بھی اسی ملک کے باشندے ہیں اور جب غیر مسلم کسی مسلم ملک کے باشندے ہو جائیں تو ان کی کفالت کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے ،اولا تو یہ مفروضہ ہی غلط ہے کہ ان کی کفالت کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے بلکہ ان کی نگہداشت مسلم حکومت کے ذمہ ہے۔نیز یہ کہ کس نے آپ کو روکا ہے کہ اپنے زکوۃ کے علاوہ دیگر اموال سے ان کی مدد نہ کریں ؟ اللہ نے آپ کو جو دولت بخشی ہے اس میں سے مسلم فقراء کا مقررہ حصہ مسلم فقراء کو دیں اور غیر مسلموں کی مسلمانوں سے بڑھ کر مدد کرتے رہیں ، اور ہر دور میں ایسا ہوتا رہا ہے کہ مسلم امراء غیر مسلم فقراء کی مدد امداد کرتے رہے ہیں ۔

ایک اور بات رمضان المبارک کے موقع پر زکوۃ کے حوالہ سے دریافت کی جاتی ہے وہ یہ کہ اگر کسی غریب (مسلم) بچی کی شادی ہے تو اس میں زکوۃ کا پیسہ اس کے والدین کو دے سکتے ہیں یا نہیں ، ضرور دے سکتے ہیں مگر اتنی رقم اگر انہیں مل گئی کہ وہ خود صاحب نصاب ہو گئے تو اس کے بعد زکوۃ کی مد سے رقم دینے کی گنجائش ختم ہو جائے گی اور ان کے لئے اب مزید کسی سے زکوۃ لینا جائز نہ ہوگا۔اب زکوۃ کے علاوہ اموال سے آپ انہیں واشنگ مشین خرید کر دیں یا فرج دیں ، سلائی مشین دیں یا کڑھائی مشین ان کے صاحب نصاب ہو جانے کے بعد یہ سب زکوۃ کے علاوہ دیگر سرمایہ سے دیا جائے گا۔

ایک نیا مسئلہ ہم سے اس بار کسی نے دریافت کیا کہ ایک غریب بچے کو موبائل فون میں بیلنس زکوۃ کی رقم سے ڈلوا کر دیا جا سکتا ہے یا نہیں ،ہم نے کہا بیلنس ڈلوا کر دینا اگر ناگزیر ہے اور ضرورت شرعی کے زمرے میں آتا ہے تو بیلنس ڈلوا کر دینے کی صورت میں رقم اگر بیلنس ڈالنے والی کمپنی کو دیا تو اس میں اس مسکین کی تملیک نہیں پائی گئی اور مال زکوۃ میں تملیک شرط ہے ۔تو بہتر یہ ہوگا کہ رقم اسے دے دیں اور وہ اس رقم سے بیلنس ڈلوائے یا برگر کھائے ، جو بھی کرے آپ اسے پابند نہیں کر سکتے کہ وہ اس رقم سے لازما بیلنس ہی ڈلوائے ۔اس سلسلہ میں تفصیل طلب کرنے پر جو دلچسپ صورتحال سامنے آئی آپ بھی سماعت فرمائیں ، یہ مسئلہ دراصل ایسے سیٹھ صاحب کا ہے جن کے پاس کام کرنے والے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعض مزدوراورڈرائیورقسم کے غریب لوگ کام کرتے ہیں اور سیٹھ صاحب کوانہیں فون پر ہدایات دینے اوران سے خبریں لینے کی ضرورت پیش آتی ہے وہ ڈرائیورکوحکم دیتے ہیں کہ جب فلاں جگہ مال لے کر پہنچ جاؤ تو مجھے فون کرنا ، اور یہ روز کا معمول ہے، بے چارے ڈرائیور نے ایک دن تنگ آ کر کہا سیٹھ صاحب میرے پاس بیلنس نہیں تھا اس لئے آپ کوفون نہیں کرسکا۔سیٹھ صاحب نے طے کردیا کہ آئندہ زکوۃ فنڈ سے بیلنس کے لئے تمہاری مدد کی جائے گی ، اور زکوۃ فنڈ سے دوسوروپے دے دئے اورہدایت کی کہ اس سے صرف بیلنس ہی ڈلوانا۔حضرات گرامی خودسوچئے زکوۃ کی یہ رقم سیٹھ صاحب نے جس بیلنس کے لئے دی ہے اس کا فائدہ توسیٹھ صاحب خود ہی اٹھانا چاہتے ہیں اوراس غریب ڈرائیور پر مفت کا احسان۔ادھرایک صاحب نے ہمیں بتایا کہ ایک سیٹھ نے اپنے بعض ایسے ملازمین کو جو آؤٹ ڈور ڈیوٹی پر ہوتے ہیں دس دس ہزار والے نئے موبائل یہ کہ کردلوائے کہ یہ کمپنی کی طرف سے آپ کو بونس اورتحفہ ہے، آڈٹ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کی مد سے دلوائے گئے اورکہا گیا کہ غریب لوگ تھے ہم نے سوچا ان کوایک ایک موبائل ہی دے دیں ۔زکوۃ کی اس طرح کی " جدید تقسیم " آج کے جدید ذہن کی اختراع اور پیداوار ہے ۔اس سے زکوۃ ادانہیں ہوگی۔زکوۃ میں اصل تملیک یعنی مال کا مالک بنانا ہے اور ایسی صورتوں میں تملیک تو سرے سے ہے ہی نہیں دھوکہ مزید ہے کہ بونس کہ کردیا اورحقیقتاً زکوۃ تھی۔

بعض لوگ اورادارے اسکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیرتعلیم بچوں کی فیسیں اپنے زکوۃ فنڈ سے ادا کرتے ہیں اس میں بھی اصل یہ ہے کہ فیس کی رقم اس بچی بچے کودے دی جائے اوروہ خوداسے اداکرے۔

کچھ لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ زیراستعمال زیور پر بھی زکوۃ ہے؟ حیرت ہوتی ہے کہ بعض لوگوں میں یہ بات کسی طرح پھیلادی گئی ہے کہ زکوۃ صرف اس سونے چاندی اورزیور پر ہے جو برائے انوسٹمنٹ خرید کررکھا گیا ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جوزیور بچیوں کی شادیوں کے لئے خرید کررکھا گیا ہے کیا اس پر بھی زکوۃ ہوگی تو اس سلسلہ میں گزارش یہ کہ اگراس زیور کا مالک بچیوں کو بنادیا گیا ہے اوروہ اس زیور اور دیگر اموال کی مالک ہونے کے باوجود صاحبات نصاب نہیں ہیں تو نہیں ہوگی ، لیکن اگر صاحبات نصاب ہوگئی ہیں تو زکوۃ ہوگی ،لیکن یہاں ایک بات کی وضاحت نہایت ضروری ہے کہ عموما ایسا ہوتا ہے کہ زیورخریدا تو بچیوں کے لئے ہی گیا ہے لیکن اس زیور کے مالک ماں باپ ہی ہیں ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بچیوں کا صرف نام ہے ان کی ملکیت میں نہیں، اور ملکیت یہ ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اسے تبدیل یا فروخت کر سکیں یا کسی کو دینا چاہیں تو دے بھی سکیں، جبکہ یہ اختیار انہیں نہیں ہوتا، ایسی صورت میں جب ان کی ملکیت ثابت نہ ہو وہ والدین ہی کا ہے اور والدین کے پاس اپنا سونا چاندی زیور اور دیگر اموال بھی ہیں جس کے وجہ سے وہ صاحب نصاب ہیں تو اس زیور پر جو بچیوں کی شادیوں کے لئے لیا ہے مگر ملکیت والدین کی ہے اس پر بھی حولان حول کی صورت میں والدین کو زکوۃ ادا کرنا ہوگی۔

بینکوں کے ذریعہ زکوۃ کی کٹوتی سے متعلق بھی بعض سوالات ہم سے دریافت کیے گئے ہیں اس سلسلہ میں بہتر ہوگا کہ ہماری کتاب "بینکوں کے ذریعہ زکوۃ کی کٹوتی کی شرعی حیثیت" کا مطالعہ کرلیا جائے۔

جدید فقہی مسائل کے حوالہ سے بعض احباب فون پر مسائل دریافت فرماتے رہتے ہیں ان سے یہ گزارش ہے کہ مسئلہ لکھ کر ارسال فرمایا کریں تاکہ اس کا مفصل و مدلل جواب دیا جاسکے اور اگر صحیح جواب تک ہماری رسائی نہ ہو تو اہل علم سے اس کا جواب حاصل کر کے دیا جاسکے یا کم از کم لا اعلم کہنے کا اجر ہی حاصل کیا جاسکے۔

نئی کتاب

نسب و نسبت فرید

تحریر: علامہ ڈاکٹر ضیاء الحبیب صاحب

شائع کردہ : الصابریہ ۲۰۵، علی بلاک اتفاق ٹاؤن لاہور

ہدیہ : ۳۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

فرید بک سٹال اردو بازار لاہور مکتبہ امام ابوحنیفہ جامعہ نعیمیہ لاہور

علاوہ ازیں ہر اچھے بک اسٹال پر دستیاب ہے۔

© rasailojaraid.com